علمائے احناف اور بدعات

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے قرآن وحدیث کو اتارا ہے۔ یہی دین ہے، اسی پر اکتفا کرنا چاہیے۔ دین میں نت نئے کام جاری کرنا مذموم ہے۔ ذیل میں چند اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے، جنہیں علمائے احناف نے اپنی کتابوں میں بدعت قرار دیا ہے۔

❀ علامہ ملا علی قاری حنفی (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

عَلَيْكَ بِالْكِتَابِ، وَالسُّنَّةِ، وَإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ، وَبِالْاجْتِنَابِ عَنْ طَرِيقِ أَرْبَابِ الْهَوٰى، وَأَصْحَابِ الْبِدْعَةِ، لِتَكُونَ مِنَ الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ السَّالِكَةِ طَرِيقَ الْمُتَابَعَةِ عَلٰى وَجْهِ الْاسْتِقَامَةِ .

”کتاب وسنت اور اجماع امت کو لازم پکڑیں، خواہش پرستوں اور اہل بدعت کے راستہ سے مجتنب رہیں، آپ فرقہ ناجیہ میں شامل ہو جائیں گے، جو استقامت کے ساتھ اتباع کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔“

(مِرقاة المَفاتيح :11/1)

نیز فرماتے ہیں:

(الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ) أَيِ الْقُرْآنِ، وَسَائِرِ كُتُبِهٖ؛ بِأَنْ يُدْخِلَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ، أَوْ يُؤَوِّلَهٗ بِمَا يَأْبَاهُ اللَّفْظُ، وَيُخَالِفَ الْحُكْمَ

كَمَا فَعَلَتِ الْيَهُودُ، وَالزِّيَادَةُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فِي نَظْمِهٖ وَحُكْمِهٖ كُفْرٌ، وَتَأْوِيلُهٗ بِمَا يُخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ بِدْعَةٌ .

''(فرمان نبوی:)''کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا'' کتاب اللہ سے مراد قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتب ہیں، کہ اس میں وہ کچھ شامل کر دیا جائے، جو اس کا حصہ نہیں، یا اس کے الفاظ کا وہ معنی کر دیا جائے، جس کا تقاضا الفاظ قرآن نہیں کرتے اور (وہ معنی کتاب اللہ کے) حکم کے برعکس ہو، جیسا کہ یہود نے کیا تھا۔ کتاب اللہ کے الفاظ اور احکام میں زیادتی کفر ہے اور اس کی ایسی تاویل کرنا، جو کتاب وسنت (کی نصوص) کے خلاف ہو، تو بدعت ہے۔''

(مِرقاة المَفاتيح :183/1)

مزید لکھتے ہیں:

فِيهِ إِشْعَارٌ بِأَنَّ أَهْلَ الْبِدْعَةِ لَيْسُوا مِنَ الْمُتَّقِينَ؛ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾(المائدة : 27)، وَأَنَّهٗ لَا يُحِبُّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ .

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل بدعت متقی نہیں ہوتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اللہ تعالیٰ صرف اہل تقویٰ کے اعمال قبول کرتا ہے۔'' نیز (یہ بھی اشارہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ اہل بدعت سے محبت نہیں کرتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ کو محبوب رکھتا ہے۔''

(مِرقاة المَفاتيح :189/1)

① جنازہ کے ساتھ باآواز بلند ذکر:

❁ علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

يُكْرَهُ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ يَعْنِي مَعَ الْجَنَازَةِ، لِأَنَّهُ بِدْعَةٌ مُحْدَثَةٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''جنازہ کے ساتھ باآواز بلند ذکر مکروہ ہے، کیونکہ یہ بدعت ہے اور (اسے) نبی کریم ﷺ کے بعد جاری کیا گیا۔''

(منحة السّلوك، ص 213)

❁ علامہ شرنبلالی حنفی (۱۰۶۹ھ) لکھتے ہیں:

يُكْرَهُ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ وَالْقُرْآنِ، وَعَلَيْهِمُ الصَّمَتُ وَقَوْلُهُمْ : كُلُّ حَيٍّ سَيَمُوتُ وَنَحْوُ ذٰلِكَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ بِدْعَةٌ .

''(جنازہ کے ساتھ) باآواز بلند ذکر یا قرآن کریم کی تلاوت کرنا مکروہ ہے، لوگوں کو خاموش رہنا چاہیے۔ جنازہ کے پیچھے لوگوں کا ''عنقریب ہر زندہ بھی فوت ہو جائے گا'' یا اس جیسے الفاظ کہنا بدعت ہے۔''

(مراقي الفلاح، ص 224)

② تکبیر تحریمہ کے وقت سر جھکانا:

❁ فقہ حنفی میں ہے:

أَنْ لَّا يُطَأْطِئَ رَأْسَهٗ عِنْدَ التَّكْبِيرِ ، فَإِنَّهٗ بِدْعَةٌ .

''تکبیر تحریمہ کے وقت سر کو نہ جھکائے، کیونکہ یہ بدعت ہے۔''

(الدر المختار للحصكفي، 65، البحر الرائق لابن نجيم :320/1)

③ زبان سے نیت کرنا:

❁ فقہ حنفی میں ہے:

ظَاهِرُ مَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ اخْتِيَارُ أَنَّهٗ بِدْعَةٌ فَإِنَّهٗ قَالَ : قَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ : لَمْ يَثْبُتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيقٍ صَحِيحٍ وَّلَا ضَعِيفٍ أَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ أُصَلِّي كَذَا وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ بَلِ الْمَنْقُولُ أَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَهٰذِهٖ بِدْعَةٌ .

''فتح القدیر میں اس کے بدعت ہونے کو ہی بہتر سمجھا گیا ہے، کیونکہ ابن ہمام نے کہا ہے: بعض حفاظ کا کہنا ہے: رسول اللہ ﷺ سے کسی صحیح یا ضعیف سند سے ثابت نہیں کہ آپ نے نماز شروع کرتے ہوئے یہ کہا ہو کہ میں فلاں نماز ادا کرتا ہوں۔ نہ کسی صحابی یا تابعی نے ثابت ہے۔ بلکہ منقول یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو اللہ اکبر کہتے۔ (لہٰذا) زبان سے نیت کرنا بدعت ہے۔''

(البحر الرّائق لابن نجيم :293/1)

❁ علامہ حصکفی حنفی (۱۰۸۸ھ) اور علامہ شرنبلالی (۱۰۶۹ھ) لکھتے ہیں:

لَمْ يُنْقَلْ عَنِ الْمُصْطَفٰى وَلَا الصَّحَابَةِ وَلَا التَّابِعِينَ .

''زبان سے نیت کرنا نبی کریم ﷺ، صحابہ اور تابعین سے منقول نہیں ہے۔''

(الدر المختار، ص 59، مراقي الفلاح، ص 84)

❁ علامہ ابن نجیم حنفی (۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

اَلْحَاصِلُ أَنَّ التَّلَفُّظَ بِاللِّسَانِ بِالنِّيَّةِ بِدْعَةٌ مُطْلَقًا فِي جَمِيعِ الْعِبَادَاتِ .

''حاصل تحقیق یہ کہ تمام عبادات میں زبان سے نیت کرنا بدعت ہے۔''

(البحر الرائق : 346/2)

④ خاص ترنم کے ساتھ آذان کہنا:

❁ علامہ ابوالفضل، عبداللہ بن محمود حنفی (٦٨٣ھ) لکھتے ہیں:

يُكْرَهُ التَّلْحِينُ فِي الْأَذَانِ لِأَنَّهُ بِدْعَةٌ .

''خاص ترنم کے ساتھ اذان کہنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ بدعت ہے۔''

(الإختيار لتعليل المختار : 44/1)

⑤ پہلے دن دونوں جمرات کو کنکریاں مارنا:

❁ علامہ ابن عابدین (۱۲۵۲ھ) نقل کرتے ہیں:

...... يُكْرَهُ رَمْيُ الْجَمْرَتَيْنِ كَذٰلِكَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ بِالطَّرِيقِ الْأَوْلٰى؛ لِأَنَّهُ بِدْعَةٌ وَلَمْ يَفْعَلْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَرُبَّمَا اتَّخَذَهَا الْجُهَّالُ نُسُكًا .

''......اسی طرح اس (پہلے) دن دونوں جمرات کو کنکریاں مارنا بالاولیٰ مکروہ

ہے، کیونکہ یہ بدعت ہے، نبی کریم ﷺ نے ایسا نہیں کیا، بعض جہلا نے اسے حج کا رکن سمجھ لیا ہے۔''

(فتاویٰ شامی: 482/2، منحة الخالق: 370/2)

⑥ صلاۃ الرغائب:

❁ علامہ ابن عابدین شامی (۱۲۵۲ھ) نقل کرتے ہیں:

مِنْ هُنَا يُعْلَمُ كَرَاهَةُ الْاِجْتِمَاعِ عَلٰى صَلَاةِ الرَّغَائِبِ الَّتِي تُفْعَلُ فِي رَجَبٍ فِي أُولٰى جُمُعَةٍ مِّنْهُ وَأَنَّهَا بِدْعَةٌ .

''اس سے معلوم ہوا کہ رجب کے پہلے جمعہ کو صلاۃ رغائب کے لیے جمع ہونا مکروہ ہے، یہ بدعت ہے۔''

(فتاویٰ شامی: 26/2)

⑦ دوام کے ساتھ نوافل کی جماعت:

❁ فقہ حنفی میں ہے:

إِنْ كَانَ مَعَ الْمُوَاظَبَةِ كَانَ بِدْعَةً فَيُكْرَهُ .

''دوام کے ساتھ نوافل کی جماعت کرانا بدعت ہے، لہٰذا مکروہ ہے۔''

(فتاویٰ شامی: 49/2)

⑧ غیر رمضان میں وتروں کی جماعت کا اہتمام:

❁ علامہ ابن عابدین شامی (۱۲۵۲ھ) نقل کرتے ہیں:

اَلظَّاهِرُ أَنَّ الْجَمَاعَةَ فِيهِ غَيْرُ مُسْتَحَبَّةٍ، ثُمَّ إِنْ كَانَ ذٰلِكَ

أَحْيَانًا كَمَا فَعَلَ عُمَرُ كَانَ مُبَاحًا غَيْرَ مَكْرُوهٍ، وَإِنْ كَانَ عَلٰى سَبِيلِ الْمُوَاظَبَةِ كَانَ بِدْعَةً مَّكْرُوهَةً لِأَنَّهٗ خِلَافُ الْمُتَوَارَثِ .

''درست بات یہ ہے کہ (رمضان کے علاوہ، دوام واہتمام کے ساتھ) وتر کی جماعت کرانا غیر مستحب ہے۔ ہاں اگر کبھی کبھار ہو جائے، جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، تو جائز ہے، مکروہ نہیں۔ اس میں دوام اختیار کیا جائے، تو مکروہ بدعت ہے، کیونکہ یہ (مسلمانوں کے) موروثی عمل کے مخالف ہے۔''

(فتاویٰ شامی: 48/2، حاشية الطّحطاوي، ص 253)

⑨ اعضائے وضو تین سے زیادہ مرتبہ دھونا:

❁ علامہ ابن عابدین شامی (۱۲۵۲ھ) نقل کرتے ہیں:

لَوْ زَادَ عَلَى الثَّلَاثِ فَهُوَ بِدْعَةٌ .

''(وضو کے اعضا کو) تین سے زائد بار دھونا بدعت ہے۔''

(فتاویٰ شامی: 119/1)

⑩ قبر پر اذان:

❁ علامہ ابن عابدین شامی (۱۲۵۲ھ) لکھتے ہیں:

لَا يُسَنُّ الْأَذَانُ عِنْدَ إِدْخَالِ الْمَيِّتِ فِي قَبْرِهٖ كَمَا هُوَ الْمُعْتَادُ الْآنَ، وَقَدْ صَرَّحَ ابْنُ حَجَرٍ فِي فَتَاوِيهِ بِأَنَّهٗ بِدْعَةٌ .

''میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنا مسنون نہیں، جیسا کہ اب رائج ہو چکا ہے، علامہ ابن حجر ہیتمی نے اپنے فتاویٰ میں صراحت کی ہے کہ یہ بدعت ہے۔''

(فتاویٰ شامی: 235/2)

⑪ سورت کافرون کی اجتماعی تلاوت:

❁ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

قِرَاءَ ةُ الْكَافِرُونَ إِلَى الْآخِرِ مَعَ الْجَمْعِ مَكْرُوهَةٌ؛ لِأَنَّهَا بِدْعَةٌ لَمْ تُنْقَلْ عَنِ الصَّحَابَةِ، وَلَا عَنِ التَّابِعِينَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ.

''سورت کافرون کی اجتماعی قرأت مکروہ ہے، کیونکہ یہ بدعت ہے، صحابہ اور تابعین سے منقول نہیں۔''

(فتاویٰ عالمگیری:317/5)

⑫ ہوا خارج ہونے پر استنجا:

❁ فقہ حنفی میں ہے:

بِدْعَةٌ وَّهُوَ الْاِسْتِنْجَاءُ مِنَ الرِّيحِ.

''ہوا خارج ہونے پر استنجا کرنا بدعت ہے۔''

(فتاویٰ عالمگیری:50/1)

⑬ اقامت کے پہلے درود:

❁ فقہ حنفی میں ہے:

مِنَ الْمَكْرُوهَاتِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ابْتِدَاءِ الْإِقَامَةِ لِأَنَّهٗ بِدْعَةٌ .

''اقامت سے پہلے نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ بدعت ہے۔''

(حاشية الطحطاوي، ص 200)

⑭ میت پر عرقِ گلاب چھڑکنا:

❁ علامہ طحطاوی حنفی (۱۲۳۱ھ) نقل کرتے ہیں:

ذَكَرَ ابْنُ الْحَاجِّ فِي الْمَدْخَلِ أَنَّهٗ يَنْبَغِي أَنْ يُجْتَنَبَ مَا أَحْدَثَهٗ بَعْضُهُمْ مِنْ أَنَّهُمْ يَأْتُونَ بِمَاءِ الْوَرْدِ فَيَجْعَلُونَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ فِي قَبْرِهٖ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يُرْوَ عَنِ السَّلَفِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَهُوَ بِدْعَةٌ .

''علامہ ابن الحاج نے اپنی کتاب المدخل میں ذکر کیا ہے: بعض اہل بدعت قبر میں میت پر عرقِ گلاب چھڑکتے ہیں، جس سے بچنا ضروری ہے، کیونکہ سلف میں اس کا وجود نہیں ملتا اور جو عمل سلف سے منقول نہ ہو، بدعت ہوتا ہے۔''

(حاشية الطحطاوي، ص 608)

⑮ شب برأت کو چراغاں کرنا:

❁ فقہ حنفی میں ہے:

إِسْرَاجُ السُّرُجِ الْكَثِيرَةِ فِي السِّكَكِ وَالْأَسْوَاقِ لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ بِدْعَةٌ .

''شب برأت کو گلیوں، بازاروں میں چراغاں کرنا بدعت ہے۔''

(البحر الرائق: 232/5، مجمع الضمانات لغانم بن محمد البغدادي، ص 326)

⑯ وضو میں حلق کا مسح کرنا:

❁ فقہ حنفی میں ہے:

أَمَّا مَسْحُ الْحُلْقُومِ فَبِدْعَةٌ .

''(وضو میں) حلق (گلا) کا مسح کرنا بدعت ہے۔''

(فتاویٰ عالمگیری:8/1)

⑰ نماز فجر اور عصر کے بعد مصافحہ:

❁ علامہ ابن عابدین، شامی، حنفی (۱۲۵۲ھ) نقل کرتے ہیں:

تُكْرَهُ الْمُصَافَحَةُ بَعْدَ أَدَاءِ الصَّلَاةِ بِكُلِّ حَالٍ، لِأَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَّا صَافَحُوا بَعْدَ أَدَاءِ الصَّلَاةِ، وَلِأَنَّهَا مِنْ سُنَنِ الرَّوَافِضِ .

''نماز ادا کرنے کے بعد مصافحہ کرنا بہرصورت مکروہ ہے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی نماز کی ادائیگی کے بعد مصافحہ نہیں کیا، نیز یہ رافضیوں کا طریقہ ہے۔''

(فتاویٰ شامی:381/6)

❁ علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی (۱۳۰۴ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ شَاعَ فِي عَصْرِنَا هٰذَا فِي أَكْثَرِ الْبِلَادِ، وَخُصُوصًا فِي بِلَادِ الدَّكَّنِ، الَّتِي هِيَ مَنْبَعُ الْبِدَعِ وَالْفِتَنِ، أَمْرَانِ يَنْبَغِي تَرْكُهُمَا؛ أَحَدُهُمَا أَنَّهُمْ لَا يُسَلِّمُونَ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ، وَقْتَ صَلَاةِ

الْفَجْرِ، بَلْ يَدْخُلُونَ وَيُصَلُّونَ السُّنَّةَ، ثُمَّ يُصَلُّونَ الْفَرْضَ، وَيُسَلِّمُونَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْهُ، وَمِنْ تَوَابِعِهِ، وَهٰذَا أَمْرٌ قَبِيحٌ، فَإِنَّ السَّلَامَ إِنَّمَا هُوَ سُنَّةٌ عِنْدَ الْمُلَاقَاةِ، كَمَا ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي الْأَخْبَارِ، لَا فِي أَثْنَاءِ الْمُجَالَسَةِ، وَثَانِيهِمَا أَنَّهُمْ يُصَافِحُونَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ، وَصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ، مَعَ أَنَّ مَشْرُوعِيَّةَ الْمُصَافَحَةِ أَيْضًا، إِنَّمَا هِيَ عِنْدَ أَوَّلِ الْمُلَاقَاةِ.

''ہمارے موجودہ زمانے میں اکثر علاقوں، خصوصاً دکن کے علاقوں، جو بدعتوں اور فتنوں کا گڑھ ہیں، میں دو کام رواج پا گئے ہیں، جن کو ترک کرنا ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ لوگ نمازِ فجر کے وقت مسجد میں داخل ہوتے ہوئے سلام نہیں کہتے، بلکہ داخل ہو کر سنتیں ادا کرتے ہیں، پھر فرض ادا کرنے اور اذکار کرنے کے بعد ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں۔ یہ ایک قبیح امر ہے، کیونکہ سلام کہنا تو ملاقات کے وقت سنت ہے، جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے، نہ کہ مجلس کے دوران۔ دوسرے یہ کہ وہ نماز فجر و عصر، عیدین اور جمعہ کے بعد مصافحہ کرتے ہیں، حالانکہ مصافحہ بھی ملاقات کے شروع ہی میں سنت ہے۔''

(السّعاية في الكشف عمّا في شرح الوقاية، ص 264)